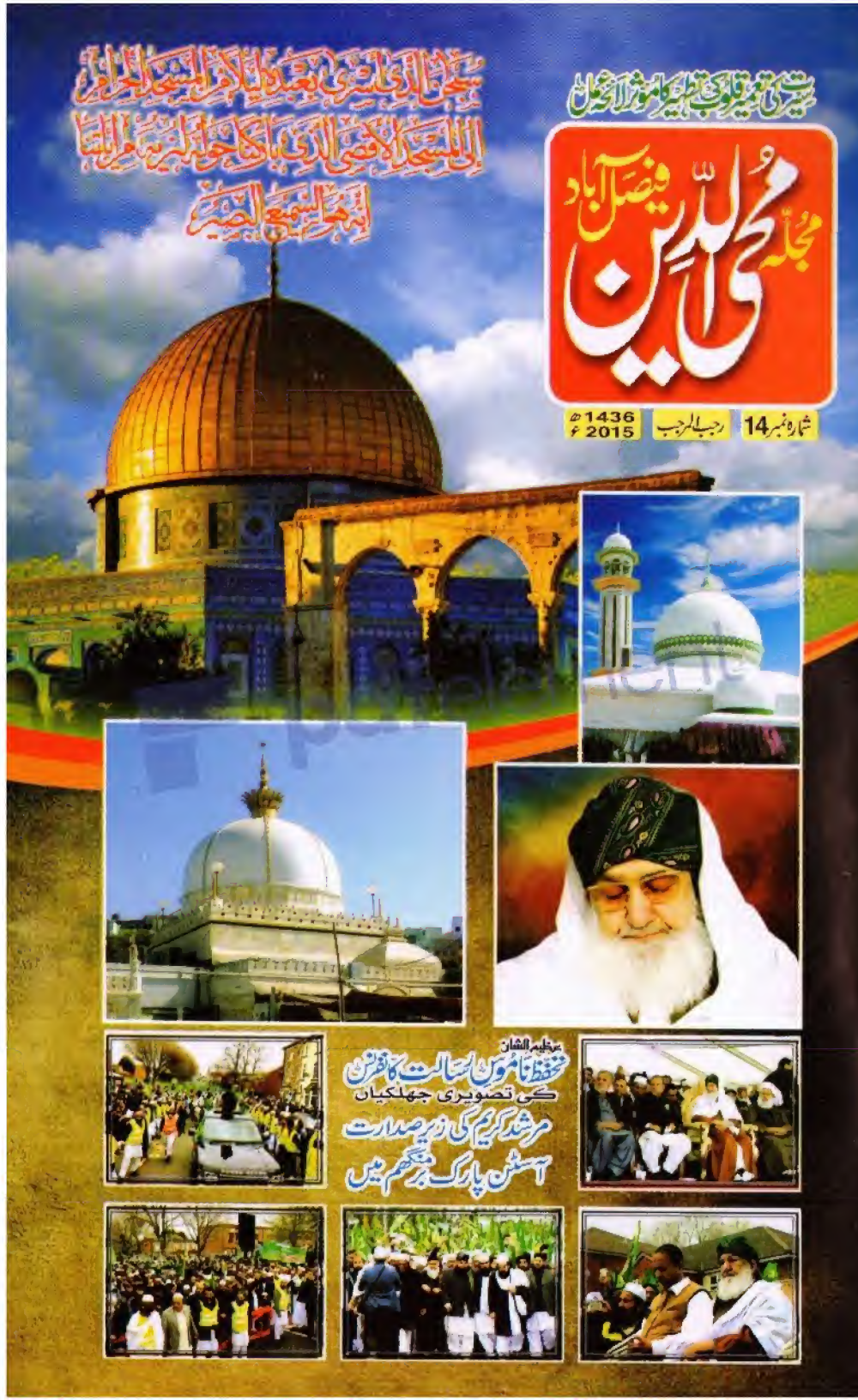


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ الْكَافَّةَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ الْكَافَّةَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مجلد محمد رسول اللہ ﷺ

شماره نمبر 14 رجب المرجب 1436  
 2015




عظیم الشان  
 شہداء ناموں کی کتابت کا تقریب  
 کی تصویریں جہاں کیان  
 مرشد کریم کی ذمہ صدارت  
 آسٹن پارک برعظم میں





پہلو سے رہ شجر سے امید بہار رکھ



پیر محمد علاء الدین صلی علیہ وسلم

[illegible]

مُشْتَقَّ أَحْمَد لَدَى  
مُشْتَقَّ أَحْمَد لَدَى  
MOBILE: 0306-6928336

والغلام محمد بن محمد بن علي

اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم  
ملے طلباء و طالبات کی  
معیاری و مشہور درجہ

معلمین      اقبال نگر تحصیل چیچکر و طلفی      معلمات

دوست محمد حسن (بھائی) • محمد افضل صاحب (چچا) (۱۹۸۰ء)

والغلام محي الدين صدقي

400 سے زائد طلباء کو طرقات خیرات خانات میں شریعت  
میں زریعہ ہیں۔ ماہانہ خرچہ تقریباً 300000 روپے  
تعمیر بھی جاری ہے۔ اس وقت 50 الفرواق آفریں  
5 لاکھ مخصوص ہے

لہذا سب جبرئیل تعاون فداکار اللہ تعالیٰ اور اس کے  
حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا مندی حاصل کریں

بیک وقت دینی دنیاوی علوم حاصل کرنے کیلئے  
 کراچی یونیورسٹی کے لیفٹیننٹ چانسلر  
 یل غومریک امتحان خان غلاماٹا کیلئے

اہل بیت علیہم السلام  
داخلہ کھڑے لا

سید علی حسینی خلیل الرحمن، سید عبدالغنی، محمد غفران قادری، محمد نواز ب، عبدالجلیل، جان محمد، علیہ محمد اختر

0306-6906065 止  
0312-7835520 止

THE ADD MASTER PSD: 0021-00124

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل  
ذوقِ حبیب صبح سعادت

مجله محی الدین وفضل آباد

فیضانِ صبرِ نبویؐ بخاری ہر

آفتاب علم و حکمت و آفتاب دوزخ حقیقت  
 حضرت پیر محمد علاء الدین صلیقی صاحب  
 زمزمہ آستانہ عالیہ دہلی خزانہ آرا کو شیر

شماره 14 - رجب المرجب 1436 هـ 2015

زیرسرپرستی

زیرِ دقا

و ما عبد الله  
نور العارفين  
سید

سَيِّدُ الْعَالَمِينَ  
مُحَمَّدٌ

پرفیسر ڈاکٹر محمد علی قزوینی صاحب  
 شیخ الحدیث علامہ محمد رفیع عثمانی صاحب  
 علامہ محمد عظیم الحق محمد یحییٰ صاحب  
 علامہ خواجه رحیم اللہ علی صاحب  
 ڈاکٹر عبدالغفور صاحب  
 پروفیسر عبداللہ حق کوٹلی صاحب

مدير عام  
عائف محمد عبد الله يوسف صديقي

مدیر معاون  
چندین مرتبہ محمد عبداللہ عقیلی  
مدیر  
محمد اسرار علی

ہدیہ 10 روپے صرف

اس شاعر میں مجلسِ رفقاء

خلیفہ مستحق احمد علی صدیقی  
خلیفہ ملا علی جمیل صدیقی خلیفہ محمد بشیر صدیقی  
فتح بشیر داد محمد صدیقی شیخ محمد آصف صدیقی  
ڈاکٹر ہستی احمد شیخ ڈاکٹر محمود سیف شیخ  
حاجی محمد عادل صدیقی شیخ محمد نعم صدیقی  
پیر سید شہباز شاہ حسین عسقلی احمد صدیقی  
محمد فخر صدیقی، محمد رمضان ڈاکٹر صدیقی  
محمد حافظ مبین صدیقی، محمد حسین صدیقی  
حاجی حامد محمود صدیقی، حاجی محمد بشیر صدیقی  
محمد بابر صدیقی، انعام الحق صدیقی  
صوفی غلام رسول شریقدی، محمود اکرم صدیقی  
قصر سہیل صدیقی، محمد جلال صدیقی

اداریہ: معراج کا قصہ 2  
نعت رسول مقبول ﷺ 4  
معراج النبی ﷺ 5  
اصل انسان کس چیز کا نام ہے؟ 12  
سلطان الہند غریب نواز 17  
اقوال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ 22  
معراج شریف کے سنہری منقشات 24  
مفتاح الکونین پر تاثرات 27  
رہے گا یونہی اُن کا چر چار ہے گا 29  
سب کے فائدے 30

لپوزنگ: محمد عثمان قادری: ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

رابطہ نمبرز  
041-2636130  
0321-7611417

**جُمْلہ ممبران**  
محکم الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیڈرل

جمع مسجدی محی الدین  
سداہار (سبزی منڈی) جھنگ ڈی فیصل آباد

صادقہ سلیکٹڈ شریعتی نصاب

نافس



## اداریہ معراج کا تحفہ

قارئین کرام! شبِ اسرئیل کے دلہا، محبوبِ خدا ﷺ معراج کی رات اپنی امت کے لئے اپنے رب سے معراج کا جو تحفہ لے کر آئے وہ ہے نماز۔۔۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ معراج کی رات مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر نمازوں میں تخفیف ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ بندہ نوازی دیکھئے۔ پڑھیں پانچ اجر پچاس کا۔۔۔ اور جو بندہ مومن یہ جانتے ہوئے بھی کہ نماز مومن کی معراج ہے۔۔۔۔۔ نماز دین کا ستون ہے۔۔۔۔۔ نماز نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔۔۔۔۔ پھر بھی نماز کی ادائیگی میں غفلت کا شکار ہو۔ حیرت ہے اس پر۔۔۔۔۔

گھر ہو یا بازار ہو۔۔۔۔۔ کان میں جب جی علی الصلوٰۃ کی آواز ہو۔۔۔۔۔ بس ادائیگی نماز ہو زندگی کا یہی انداز ہو۔ تو کیا کہئے۔۔۔۔۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔ اور ادا کرنے میں دس عمدہ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ 1- دنیا میں اور عقبیٰ میں آبرو۔ 2- طلب علم اور حصول نیکی میں دل کی روشنی۔ 3- تمام بیماریوں سے بدن کی راحت۔ 4- پروردگار عالم کی رحمت کے نزول کا سبب۔ 5- میزانِ عمل میں نیکیوں کے پلے کو ہماری کرنے کا سبب۔ 6- عبادتِ الہی دعا کے مقبول ہونے میں آسمان کی کنجی ہے۔ 7- قبر کی تاریکی میں ایسی تہائی۔ 8- حور و قصور اور طرح طرح کے میوہ جات سے لطف اٹھانے کا ساتھ بہشت میں رہنا اور عذابِ جہنم اور تمام آفتوں سے محفوظ ہونا۔ 9- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضا مندی۔ 10- بہشت میں طرح طرح کی نعمتوں کے بعد خدا کا دیدار ہونا۔

دوستو! مسلمان بھائیو! نماز کی فضیلت، برکات کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ اس کی فرضیت کو دل و جان سے تسلیم تو کرتے ہیں۔ اور فکرِ معاش میں نماز کی ادائیگی کو بھول بھی جاتے ہیں۔ اور یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے رزق کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ اور چوبیس گھنٹوں

میں پانچ نمازوں کے اوقات کا اندازہ فرما لیجئے۔ کتنا وقت لگتا ہے۔

میرے مرشدِ کریم حضرت خواجہ میر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ اکثر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ایامِ زندگی میں بندگی کے لئے اتنا تھوڑا وقت جو پانچ نمازوں میں لگتا ہے۔ وہ بھی نہ خدا کو دیں جس خدا نے زندگی کے سارے ایام دیے ہیں۔ بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ تو پھر کیا زندگی ہے۔ شرمندگی ہے۔

ابھی وقت ہے۔ بچھلے گناہوں سے شرمسار ہو کر توبہ کر کے اپنے رب کی رحمت کے طلبگار بن جاتے ہیں۔ اور بچکا نہ نماز باجماعت ادا کرنے کا عزمِ مصمم کرتے ہیں۔ اور معراج کے اس عظیم تحفے کی قدر کرتے ہوئے کامیاب لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

جی ہاں! یہ جان لیجئے کہ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے سوال نماز کے متعلق ہوگا۔ جو شخص قصدِ نماز ترک کرے اللہ تعالیٰ اس کو تین بلاؤں میں مبتلا فرماتا ہے۔ 1- اُسکے چہرے کا نور اٹھ جاتا ہے۔ 2- مرتے وقت اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی۔ 3- کلمہ شہادت زبان پر آئے بغیر اُس کا خاتمہ ہوگا۔

اللہ کریم ہم سب مسلمانوں کو اپنی بارگاہ کا نیاز مند بنائے۔ اور نماز کی توفیق عطا کر دے۔ آمین

از: منیر اعلیٰ

مانا نوالہ سے عرسِ مبارک نیمیاں شریف کی تقریبِ سعید میں حاضری کے لئے قافلہ 4 جون بروز جمعرات بعد از نمازِ عشاء روانہ ہوگا۔ قافلہ میں شرکت کے لیے خواہش مند حضرات قبل از وقت درج ذیل نمبروں پر رابطہ فرمائیں۔

محمد ارشد صدیقی 0301-8485565  
مقصود احمد صدیقی 0300-8533800  
محمد شاہد صدیقی 0300-4985144



## نعت رسول مقبول ﷺ

شب معراج پل بھر میں مکاں سے لا مکاں پہنچے  
جہاں کوئی نہ پہنچا سرور عالم ﷺ وہاں پہنچے  
رکے جبریل ، لیکن اُن کو جانا تھا وہاں پہنچے  
محمد مصطفیٰ ﷺ عرش علی تک بے گماں پہنچے  
شرف ہے بیوائی بارگاہ شاہ بلحا میں  
نشاں والوں سے پہلے ، در پہ بے نام و نشان پہنچے  
پکارا جب کسی نے یا مصطفیٰ ﷺ کہہ کر  
مدد کو اپنے فریادی کی شاہ انس و جاں پہنچے  
بہت بے چین ہوں بس منتظر ہوں باریابی کا  
الہی ! آستان پر ان کے میری داستاں پہنچے  
حبیب کبریا ﷺ کی یاد میں خون جگر لے کر  
چلے دل سے پلوں تک مرے اشک رواں پہنچے  
یہ اُن کے آستان پاک کا اک فیض ادنیٰ ہے  
توانا ہو کے واپس آئے جو بھی ناتواں پہنچے  
مقام کبریا آگے ہے ادراک و تحیل سے  
شب معراج یہ کس کو خبر ہے وہ کہاں پہنچے  
نصیر اب ایک ہی دھن ہے کہ کب زیارت ہو  
دیار مصطفیٰ ﷺ میں کب ہمارا کارواں پہنچے  
سید نصیر الدین نصیر

## معراج النبی ﷺ

از: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب

خالق کائنات کے ارادے سے اس کائنات کو وجود ملا اور ارض و سما کی یہ محفل آراستہ  
ہوئی۔ تخلیق اپنے خالق کے اوصاف کا پرتو ہوتی ہے۔ اس لئے رب اعظم کی تخلیق کے ہر ذرے  
میں وحدت و یکائی کی عظمت و دیت ہے۔ ہر وجود بے مثال اور ہر مظہر بے عدیل ہے۔ عظمتوں  
کی اس بوقلمونی میں انسان خصوصی شرف کا حامل اور امتیازی عظمت کا امین ہے۔ انسان تخلیق کا  
نقطہ کمال ہے۔ اس لئے تمام مخلوقات میں مشرف و محترم، کائنات اسی کے لئے تخلیق ہوئی۔ اور  
اسے ہی اُس پر حکمرانی کا اعزاز عطا ہوا۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس شرف کا تذکرہ کیا۔  
ارشاد ہوا ہے۔

وسخر لکم الیل والنهار والشمس والقمر (النحل 12)

وسخر لکم الانھار (ابراہیم 11)

المقران اللہ سخر لکم ما فی الارض (الحج 65)

المقر وان اللہ سخر لکم ما فی السموت وما فی الارض (لقمان 20)

اللہ الذی سخر لکم البحر (الباقیہ 12)

وسخر لکم ما فی السموت وما فی الارض جلیعاً منہ (الباقیہ 13)

اب انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحفظ ذات کے لئے، مقاصد تخلیق کی تکمیل کے لئے ہر ممکن سعی  
کرتا رہے تاکہ موجودات کی ہماہمی میں کم ہونے کے بجائے عناصر فطرت کا حکمران اور مظاہر  
قدرت کا مسکار بنے۔ علامہ فرماتے ہیں۔

مہ و مہر و انجم کا محاسب ہے قلندر

ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی انسانیت کی معراج ہے۔ آپ کی وجود اقدس میں



ممکن رفعت اور ہر متصور عظمت موجود ہے۔ آپ بلندیوں کا نقطہ عروج اور شرفوں کا مظہر اتم ہیں۔ آپ ہی باعث تخلیق کائنات اور وجہ تزیین وجود ہیں۔

آپ ہی کے لئے ارشاد ہوا۔

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْاَفلاك (تفسیر روح المعانی سورۃ الفتح)

اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک پیدا نہ کرتا۔

حضور اکرم ﷺ جامع کمالات و حسنات ہیں۔ آپ کے متعدد امتیازی اوصاف ہیں۔ جن کے باعث آپ سب کے لئے وجہ افتخار بھی ہیں اور قابل تقلید اسوہ حسنہ بھی۔ امتیازی اوصاف میں معجزات بھی کثیر تعداد بھی شامل ہے۔ جو آپ کے مقام کی عظمت کے نقیب اور متلاشیاں راہ ہدایت کی راست روی کے کفیل ہیں۔ معجزہ دراصل وہ وصف ہے۔ جو فرستادہ حق کی خصوصی حیثیت کا تعین بھی کرتا ہے۔ اور مخاطبین کے قلوب و اذہان کی تسخیر کر کے انہیں اتباع نبوت کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے ہدایت پہنچانے کا اُن لوگوں تک جو غور و فکر کی عظمتوں سے زیادہ اُن غیر عادی واقعات سے مرعوب ہونا پسند کرتے ہیں۔ جو اُن کے مادی ذہن کے لئے تجسس کا باعث ہیں۔ تجسس آمیز مروجہ بتیں تسکین قلب کا سامان پیدا کر دیتی ہے۔ یہ معجزات کا عمومی رخ ہے۔ مگر بعض معجزات ایسے بھی ہیں۔ جن کا دائرہ اثر صرف مخاطبین تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ہر دور اور ہر نسل کے لئے فیض رساں ثابت ہوتے ہیں۔ معراج ایسا ہی معجزہ ہے۔ اس ایک معجزے کے پہلو میں کئی اور معجزات موجود ہیں۔ بلکہ یہ مجمع المعجزات ہے۔ معراج کا ایک رخ تو آنحضرت ﷺ کی ذات کی بے پایاں عظمت اور عدیم النظر حیثیت کو نمایاں کرتا ہے۔ تو دوسرا رخ تمام بنی نوع انسان کو بلند وصلگی اور ارفع خیالی کی دولت عطا کر کے ابدی اور سرمدی راہنمائی مہیا کرتا ہے۔

تاریخی حیثیت سے معراج، ایک واقعہ ہے۔ جو اکاون برس کی عمر میں رجب کی ستائیسویں رات آنحضرت ﷺ کو پیش آیا۔ حکیم کعبہ تھایا ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر، رات بیگ

چکی تھی۔ وادی بطحا پر ہو کا عالم طاری تھا۔ سب شہری خواب غفلت میں مست تھے۔ مگر وہ وجود مقدس جس کے قدموں کی خاک سے اس عالم رنگ و بو کو زندگی کی روشنی عطا ہوئی تھی۔ نیم خوابیدہ عالم میں تخلیق کائنات کے عقدے حل کرنے کی سعی کر رہا تھا۔ کہ عرش کا نمائندہ فرش یوس ہوا کہ خالق ارض و سماء خاک نشینوں کو عرش آشناء دیکھنا چاہتا ہے انسان کا مقدر جاگ اٹھا۔ انسانیت کا عظیم نمائندہ بلایا گیا تاکہ انسانی وجود کی سطوت ثابت کر دی جائے۔ نبی محترم ﷺ زمین کو مسخر کرتے گئے۔ بیت الحرام سے مسجد اقصیٰ تک زمینی مشاہدہ تھا۔ عالم مثال میں اعمال کا بناؤ بھی دیکھا اور بگاڑ بھی۔ مسجد اقصیٰ میں اپنے پیش رو رحمت کے نقیبوں سے ہم کلامی بھی ہوئی۔ وہ سب صف بصف تھے۔ اور نازاں تھے۔ کہ اُن کی خواہشیں رنگ لائی ہیں۔ قافلہ انسانیت اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سب نے خوش آمدید کہا۔ احسن و مرہب کے آوازے اٹھے تو سب کی دعائیں لینے والے اور آگے بڑھنے والے مرکب براق پر سوار ہوئے وہ کہاں گئے۔ مورخ آج تک حیرت زدہ ہے۔ آسمان کیا ہے؟ اُس کے دروازے کیسے ہیں؟ آسمانوں سے گزرنے کے کیا معنی ہیں؟ کرہ نارسے وجود بشر کیسے بحفاظت گزر گیا؟ ملاقاتیں کیسے ہوئیں؟ کون کہاں کہاں تھا؟ یہ اور اس قسم کے سینکڑوں سوالات ہیں جو ہر انسان کے ذہن میں ابھرتے ہیں۔ مگر ارباب تسلیم و رضا کے لئے احادیث کی کتب میں تفصیل موجود ہے۔ قرآن اپنے اجمالی وصف کے باوصف بعض تفصیلات بیان کر رہا ہے؟ قرآن پاک نے فہم نارسا کی نارسائی کے ازالے کے لئے سبجان الذی کا اشارہ دیا۔ کہ اے خدائے واحد کو تسلیم کرنے والو، حی و قوم کی قدرت پر ایمان رکھنے والو، اُس خدا کی قوت و طاقت کو اپنے معیاروں پر نہ پاؤ۔ وہ تو ہر کی سے مبرا اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ وہاں ناممکن کچھ نہیں۔ اُس کا ارادہ ہو جائے تو ناممکن ممکن ہو جاتا ہے۔ یہاں صرف ارادہ نہیں۔ باقاعدہ اہتمام ہے۔ اس لئے کہاں بھٹکے پھر رہے ہو۔ ہو سکتے، یا نہ ہو سکتے کی لائیکل بحث کا یہ محل نہیں۔ اس کو پر آگندہ حتمال سے کیا واسطہ تو اُس سمیع و بصیر کی سماعت و بصارت کے ترانے گاؤ جو سب کچھ دیکھتا گیا اور جس کے آگے کتاب زندگی کا ہر ورق الٹا جاتا رہا ہے۔ جس نے کارکنان



قضا و قدر کے غیر مرئی اور غیر محسوس تصرف اقلام کو بھی سماعت فرمالیا۔ وہ جو تخلیق کا محور ہے۔ وہ کہ جس کے لئے یہ عالم وجود میں لایا گیا ہے۔ آج اپنے واسطے سے پیدا کی جانے والی ساری تخلیق کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ وہ یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ اسے وجود بھی میرے سبب ملا تھا۔ اور انسانی بقاء بھی میری مرہون منت ہے۔ وہ عناصر پر اپنی حکمرانی کا اعلان کرنے اور اپنے تمام ہم جنسوں کو یہ سبق دینے آیا کہ تمہارے اور خالق کے درمیان سب پر دے تمہاری غفلت کے پردے ہیں۔ تم نائب حق خلیفہ اللہ ہوا۔ اپنے منصب کو پہچانو۔

نامپ حق در جہاں بودن خوش است  
بر عناصر حکمران بودن خوش است  
تمہارا یہ مقام نہیں کہ عناصر کی بھول بھلیاں میں گم ہو جاؤ۔ تمہیں تو ذات حق سے ایک گونہ نسبت ہے یاد رکھو۔

بر مقام خود رسیدن زندگی است  
ذات را بے پردہ دیدن زندگی است  
مرد مومن در نداد با صفات  
مصطفیٰ راضی نقد لا بذات  
سورہ بنی اسرائیل شروع ہوتی ہے۔

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلًا

رات کے ایک حصے میں اس فلک سائی کا مقصد لسنیہ من ایتناط تھا یعنی تاکہ ہم آپ کو اپنی نشانیاں دکھا دیں۔ اپنی قدرت کے مختلف مظاہر مشاہدہ کرادیں۔ یہ شرف خاص آپ ہی کا حصہ تھا۔ کسی اور کے مقدرات تھے کہاں تھے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ یہ تو آپ کی صلاحیت کا اظہار اور آپ کے مشاہدے کی قوت کا اعلان تھا۔ کیوں کہ آپ سمیع و بصیر تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ضمیر کا مرجع ذات حضور ﷺ قرار دیا ہے۔ کہ آپ دیکھنے کی

قوت اور سماعت کی سکت رکھتے تھے اس لئے یہ سب کچھ دکھا دیا گیا۔ اس میں اس طرف اشارہ بھی ہے۔ کہ انعام خداوندی یونہی نہیں تھا اس کے مصداق بننے کے لئے صلاحیت درکار ہوتی ہے اور حق حق دار کو دیا جاتا ہے۔

سورہ نجم کی متعدد آیات میں واقعہ معراج کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا گیا۔ ارشاد ہوا ہے۔

ما ضل صاحبکم وما غوی (انجم 2)

تمہاری ساتھی نہ بھٹکانہ بہکا، صاحبکم میں جو بنی نوح انسان کے لئے امید افزاء پیغام ہے۔ اُسے صاحب دل ہی محسوس کرتے ہیں۔ یہ سیر کائنات اس لئے ممکن ہوئی کہ سیاح لامکان مضبوط اعصاب کا مالک اور پختہ نظریات کا حامل تھا۔ کہ کہیں بھی راہ راست سے بھٹکانہ بہکا بلکہ حواس اس قدر مضبوط تھے کہ

ما زاغ البصر وما طغی (انجم 17)

یعنی مشاہدے کے دوران میں نہ آنکھ لرزی نہ جھپکی، قوت نبوت حواس کو توانائیاں عطا کر رہی تھی۔

نبی محترم ﷺ کی قوت مشاہدہ اس قدر تھی کہ قرآن گواہی دیتا ہے۔

لقد رای من ایت ربہ العکبری (انجم 18)

کہ شک نہ کرو حرف تاکید داخل کیا کہ بے شک اُس وجود محترم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھ لیں۔ قلب مضطرب کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔

افتسرو فہ علی ما یری (انجم 21)

کیا تم اب بھی اُن کے مشاہدے پر شک کرتے جا رہے ہو۔ یاد رکھو دیکھنے والے نے تو اس قدر اعتماد سے دیکھا تھا کہ

ما کذب الفعوا حمار ی (انجم 11)

کہ آپ کے دل میں ذرہ برابر بھی شک نہ تھا۔ اُن کا قلب بیدار اس مشاہدہ کا مصدق



تھا۔ یہ اُس دل کی تصدیق تھی۔ جو ہمہ بیدار اور ہمہ باخبر تھا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

قنّام عینی لا ینام قلبی (صحیح البخاری حدیث نمبر 3569)

میری آنکھیں تو کبھی سو جاتی تھیں دل کبھی نہیں سوتا۔

معراج آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ کا وہ پر شکوہ واقعہ ہے کہ سیرت نگار اور محدثین نے اس کی تفصیلات کے بیان میں شب و روز عرق ریزی کی ہے۔ بچپن کے قریب ایسے جلیل القدر صحابہ ہیں۔ جنہوں نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس واقعہ کی جزئیات بتائیں ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں اس پر مستقل ایواب باندھے گئے ہیں۔ اور بعض بزرگوں نے تو پوری پوری کتابیں اس موضوع پر مرتب کر دی ہیں۔

معراج آنحضرت ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ اور انسانیت کے لئے ایک پیغام بھی کہ انسانیت کا قافلہ انہیں روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جائے۔ وہ گردشِ لیل و نہار کے ظلم کو توڑ کر نئے زمان و مکان کی تلاش میں کوشاں رہے اور پوری کائنات پر اپنی عظمت یا نشان ثبت کرے۔

معراج کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہکار تخلیق اور خالق کے درمیان جب تجاہات اُٹھے تو خالق ارض و سماء نے بکمال شفقت ایک تحفہ بھی عطا فرمایا۔ معراج کی برکات تحفہ نماز ہے۔ سوچنے کا مقام ہے کہ آخر اس قدر عروج و ارتقاء کے بعد نماز کا حکم کیوں دیا گیا۔ نماز اور معراج۔ میں آخر نسبت کیا ہے۔ یہ عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ جب اس حدیث پر نظر پڑتی ہے۔ کہ صاحبِ معراج ﷺ فرماتے ہیں ”الصلوة معراج المومنین“ تفسیر المنظر (سورة النور) نماز مومنوں کی معراج ہے۔ معراج کیا ہے۔ تجاہات کا اُٹھ جانا ہے۔ دوئی کے پردوں کا چھٹ جانا ہے اور مخلوق کا خالق سے ہم کلام ہونا ہے کیا یہ سب کچھ نماز میں نہیں۔ حدیث جبرئیل علیہ السلام کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ احسان کیا ہے یعنی عمل کا حسن کیا ہے۔ فرمایا یوں اللہ کی عبادت کرو جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو یہ ضرور خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ نمازی، یوں نماز ادا کرے کہ وہ خالق کائنات کو دیکھ رہا ہے۔ یہی تو معراج کا حاصل ہے۔

اور اگر ابھی اپنے آپ کو اس مقام کا اہل نہ پاتا ہو تو یہ ضرور خیال رکھے کہ وہ خود اپنے معبود کی نظروں میں ہے۔ یہ تصور معراج ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث نبوی ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔ کہ قرب الہی کا سب سے بہتر مقام سجدہ کی حالت ہے۔ نمازی جب سجدہ میں ہوتا ہے تو وہ اپنے معبود کے قریب تر ہوتا ہے۔ اور قرب ہی تو معراج کی جان ہے۔

الغرض معراج عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی دلیل قاطع اور تسخیر کائنات کے لئے واضح اشارہ ہے۔ کائنات آپ کے لئے تخلیق ہوئی اور آپ کے لئے مسخر کی گئی۔ حضور ﷺ انسانیت کے نمائندہ کی حیثیت سے صاحبِ لولاک بھی ہیں اور صاحبِ معراج بھی۔ ہمیں آپ کی اتباع میں قرب کے نقش قدم کے سہارے آپ کی ذات تک پہنچنے کی ہر ممکن سعی کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہماری معراج اُن کے در کی گدائی میں ہی مضمر ہے۔

تیری معراج کہ ہے عرش تیرے زبِ قدم

میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسری کے دلہا پہ دائمِ درود

# محفل معراج النبی ﷺ

فیضانِ نظر:-

قدوة السالکین سرتاج الاولیاء محمد علاء الدین صدیقی برکاتِ عالم  
حضرت علامہ پیر محمد علاء الدین صدیقی برکاتِ عالم

بمقام:- رہائش گاہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی 186 میلاد درود گلشن کالونی فیصل آباد

مورخ:- 17 مئی بروز بروز اتوار بعد از نماز عشاء

خطاب:- شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد رفیع عطائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیرِ صدارت:- علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب، علامہ مفتی محمد باغ علی رضوی صاحب

الداعی:- خدام محی الدین فرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد



## اصل انسان کس چیز کا نام ہے؟

مرشدِ کریم حضرت علامہ محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات "ملاح الکفر" سے انتخاب

چوٹی اور اس سے کمتر مخلوق جس کے اندر محسوس اور غیر محسوس زندگی موجود ہے۔ اس سے لے کر پہاڑ تک کوئی ایسی شے نہیں جس کے اندر اللہ رب العالمین نے بے شمار قدرتیں اور حکمتیں نہ رکھی ہوں۔

انسان کو یہی ملاحظہ کرو۔

قرآن عظیم نے اس کی ترتیب قائم کی ہے اس میں آگ کا جو ہر بھی ہے پانی اور ہوا کا جو ہر بھی ہے اور مٹی کا جو ہر بھی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ چار عناصر کے ساتھ انسان کی تخلیق ہوئی ہے۔ اہل تحقیق یہ کہتے ہیں کہ ان چار عناصر کیساتھ انسان کا وجود تعمیر ہوا ہے اصل انسان جس کے ساتھ ان چار عناصر کی قیمت بنتی ہے۔ وہ ابھی اس وجود میں داخل نہیں ہوا۔ اس بات کو مزید آسان کرنے کے لئے ایک مثال ذہن میں رکھیں مثلاً ایک آدمی کا نام نور محمد ہے۔ اس کی ملکیت میں جتنی چیزیں اور جائیداد ہے اس کے ساتھ منسوب ہوتی جائیں گی۔ جب کسی سے پوچھا جائے یہ گاڑی یہ مکان یہ درخت زمیں بیوی بچے والدین کس کے ہیں وہ کہے گا یہ نور محمد کے ہیں جب نور محمد اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کی لاش کے بارے میں پوچھا جائے کہ یہ لاش کس کی ہے تو کہا جائے گا۔ یہ لاش نور محمد کی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل نور کہاں ہے؟ اس کو تلاش کرو یہ جنازہ اٹھ گیا اس کے باوجود اس پر اس کی ملکیت باقی ہے وہ کون ہے؟ وہ آگ ہوا، پانی اور مٹی کا بنا ہوا نہیں۔ ان چار چیزوں کا مجموعہ تو اب بھی آپ کے سامنے چار پانی پر پڑا ہے۔ دراصل یہ ایک مکان ہے۔ مکان اور اس کے اندر رہائش پذیران دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے مکان اور ہے مالک مکان اور ہے مکان کی جنس جدا ہے مکان جب تک مالک کی طرف منسوب نہ ہو اس کی قیمت کا پتہ نہیں چلتا آدمی مکان کے لئے نہیں بلکہ مکان آدمی کے لئے ہے اگر آدمی مکان کے لئے ہوتا تو جہاں مکان ہوتے آدمی اس جگہ سے مل نہ سکتا مگر ایسا نہیں آدمی جس طرف بدلتا جائے گا

مکان بدلتے اور اس کے نام کے ساتھ منسوب ہوتے جاتیں گے معلوم ہوا آگ ہوا مٹی اور پانی کیساتھ جو انسان بن گیا تھوڑی دیر کے لئے تصور کیا جائے کہ اگر یہی انسان ہے تو اس کی لاش اٹھ جانے کے بعد اس کا نام بھی ختم ہو جانا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہے۔ یہ ایک کمرہ ہے لباس بشریت ہے لوازمات بشریت، تکمیل بشریت، ترتیب بشریت، تخلیق بشریت، تزئین بشریت ہے اور جو اصل چیز ہے جس کے ساتھ اس کو بولنا دیکھنا چلنا سوچنا سمجھنا ملا جس کے ساتھ اس کی فصاحت ملی اس کو وجاہت ملی اس کو سعادت ملی اس کو شجاعت ملی اس کو مروت و علمیت ملی وہ آگ ہوا مٹی اور پانی کے جوہر کے ساتھ بنا ہوا انسان نہیں بلکہ وہ عالم امر کی چیز ہے جس کو قرآن عظیم نے روح کے نام سے بلایا ہے تو گویا انسان کی بیک وقت دو جہتیں ہو گئیں ایک جہت عالم بالا کی طرف اور دوسری جہت عالم اسفل کی طرف ایک جہت ناسوت کی طرف ایک جہت لاہوت کی طرف ایک جہت عالم فانی کی طرف ایک جہت عالم باقی کی طرف بالفاظ دیگر ایک جنس کثافت ایک جوہر لطیف انسان لطافت اور کثافت کا مجموعہ بن گیا اس کے اندر لطافت بھی ہے اور اس کے اندر کثافت بھی ہے اسی لئے اس کی توجہ ناسوت کی طرف بھی ہے۔ اور اس کی نسبت لاہوت کی طرف بھی ہے گویا اس کے اندر صلاحیت بلندی کی طرف پرواز کرنے کی بھی ہے اور غفلت کی صورت میں اس کے اندر پستی کا سامان بھی ہے انسان چاہے تو بلندی کی طرف بھی جاسکتا ہے چاہے تو پستی کی طرف بھی جاسکتا ہے اور انحطاط، لوازمات عروج و کمالات سب جدا جدا قسموں کے ساتھ تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

انسان ساری کائنات کا جامع ہے

فناء و بقاء ناسوت و لاہوت

اس کے دامن میں اگر فناء ہے تو اس کے دل میں بقاء بھی ہے اس کی نظر میں اگر ناسوت ہے تو اس کے دل و دماغ میں لاہوت کے جذبات بھی ہیں اس کے جسم میں اگر کثافت ہے تو اس کی روح کے اندر لطافت بھی موجود ہے۔ اس کی جسمانی حرکات اگر پستی پر مرکوز ہیں تو اس کی روحانی قوت کے ساتھ بلندی بھی منسلک ہے۔ تو گویا بلندیاں اور پستیاں دونوں انسان



میں موجود ہیں بلندی کی انتہاء قرب حق ہے اور پستی کی انتہاء جہنم کی گہرائی ہے۔ انسان نے اپنی توجہ بلندی کی طرف کر کے اس کے تقاضے پورے کرنے شروع کر دیئے تو قرب حق کی منزل مل جائے گی اور غفلت کی راہ پر چل پڑا تو جہنم جو ذلت کی انتہاء ہے اس کا مقدر ٹھہرے گی جس انسان نے عزت کا راستہ اختیار کیا تو قرب حق پا گیا اور جس نے پستی کا راستہ اختیار کیا اس نے رب کے غضب کو دعوت دی۔ رحمت اطاعت میں ہے اور غضب بغاوت میں ہے جو ہر انسانی

آگ ہو امٹی پانی یہ نفس کو بغاوت پر مائل کرتا ہے نفس کے اندر بغاوت شرارت کثافت رکھی گئی ہے اس کے مقابلے میں رب العالمین نے روح کو نور کی طاقت و قرب کی صلاحیت دے کر نفس کے اندھیرے پر مسلط کیا جس نے روح کی طرف توجہ کی اور اپنی پیشانی کو اپنے مالک کے سامنے جھکا دیا اور دل قرب حق کی منزل پر قائم ہو گیا وہ اس اندھیرے میں رہتے ہوئے بھی نور کے سامان اختیار کر گیا اور جس نے رب کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لی وہ ظلمات، وحشت اور حیرت کے اندر ہے اور بعض لوگ بیداری کے اتنے عادی ہوتے ہیں کہ غفلت ان کے قریب نہیں جاسکتی۔ جن لوگوں کو روحانی ذوق مل گیا محبت خداوندی کی تپش نے غفلت کے جال کو تار تار کر دیا ان کی روحانیت جسم پر غالب آگئی وہاں نور سرور و سکون و اطمینان کا غلبہ ہو گیا اور جہاں غفلت ہے وہاں معصیت ہے کوتاہی ہے فرار ہے بغاوت ہے شرارت ہے رعونت ہے تکبر ہے جسمانیت حیوانیت، بہیمیت غفلت اور نفس کی شرارت اور فتور روحانیت پر پردہ بن جاتا ہے جس وقت روحانیت پر پردہ بن جائے تو روحانیت قید ہو گئی انسان مائل بہ فناء اور غفلت کا شکار ہو کر عادی مجرم و باغی بن جاتا ہے۔ اب آواز حق بڑی دیر کے بعد اس کے دل کی گہرائی تک جائے گی اس مقام پر اہل طلب کے لئے جناب رومی علیہ الرحمۃ نے بڑی دلکش حسین و جمیل دلاویز بات ارشاد فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی گفتگو کا آغاز ہی اس شعر سے فرمایا۔

بشنو از نے چوں حکایت می کند  
وز جدائی با حکایت می کند

بانسری منہ میں رکھ کر کسی نے پھونک ماری اس میں سے بڑی دلاویز سُر ملی دلکش آواز نکلی جناب رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس میں اس قدر سُر ملی آواز نکلنے کی حکمت یہ ہے کہ اس کا اندر پاک ہے۔

بانسری پکار کر کہہ رہی ہے کہ اے بندے تو بھی ذکر حق کا بر ماچا کر اپنے اندر کو پاک کر تیرے بال بال سے درد بھری آواز نکلے گی اس آواز کے درد بھرا ہونے کی دوسری حکمت یہ ہے کہ بانسری ہاتھ اور منہ میں مضبوطی سے پکڑی گئی بانسری کہہ رہی ہے مجھے مضبوط پکڑ کر قید کرنے والے مجھے تیری قید سے رہائی ملے اور میں جلد اپنے اصل سے ملوں۔ درد بھری آواز بھر کی شکایت ہے۔ یہی انسانی جسم کے اندر قید روح کی فریاد ہے روح کی اس فریاد کو جناب رومی علیہ الرحمۃ نے بانسری کی آواز کے ساتھ مثال دے کر فرمایا اے انسان تیرے جسم کے اندر روح کا تعلق عالم بالا سے ہے اور یہ لطیف و پاک چیز ہے اللہ رب العالمین کے رازوں میں سے ایک راز ہے اس کے جلوؤں کی ایک کرن ہے اور کل شی ریح الی اصل ہر شی اپنے اصل کی طرف رجحان رکھتی ہے جس اپنی جنس سے جدا نہیں ہوتی بلکہ اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ عناصر اربعہ یہ پستی کی اشیاء ہیں ان کا رجحان بھی پستی کی طرف ہے روح عالم بالا کی چیز ہے

اس کار جہان بھی بلندی کی طرف ہے وہ لطیف چیز ہے جسم کثیف ہے لطیف کثیف میں آکر بے چین و بے سکون ہے اس کی فریاد ہے کہ کثافت سے چھٹکارا ملے تاکہ میں اپنے اصل سے ملوں لہذا جن لوگوں نے ذکر فکر ادب و احترام، محبت، تسبیح، ذکر، عبادت بندگی، تلاوت، نیکی، ذکر حق کی مستی، اور عشق حقیقی کی تپش کے ساتھ غفلت کے تمام اندھیرے دورے کئے ان کی روح کو آزادی ملی وہ اپنی منزل کی طرف متوجہ ہو گئی۔ جسم سے نکلنا روح کی آزادی نہیں اپنے اور اپنے محبوب کے درمیان تجابات کا مٹ جانا یہ روح کی آزادی ہے۔

انسانیت کا ارفع و اعلیٰ مقام ہے کہ جو اس کا مالک ہے انسان اسی کے قرب کی منزل حاصل کر لے اور یہ جان لے کہ میرے مالک کے مجھ پر کتنے احسانات ہیں اس اعتراف و پہچان



کے بعد انسان اپنے مالک کے قریب ہو جاتا ہے مالک کے قریب ہونے کے لئے اہل عرفان نے بتایا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز تلاش کرو تو آنکھیں کھول کر تلاش کرو لیکن اگر مالک حقیقی کو تلاش کرنا ہو۔ تو پچھلی رات آنکھیں بند کر کے سرجدے میں رکھ کر تلاش کرو دنیا کی چیز کم ہو جائے تو آنکھیں کھول کر تلاش کرو محبوب حقیقی کی تلاش ہو تو سب سے علیحدہ خاموش ہو کر آنکھیں بند کر کے سرجدے میں رکھ کر تلاش کرو۔ ”وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ“ جیسے کا یہ ڈھنگ ان لوگوں سے سیکھو جنہوں نے اپنے رب کو پالیا اس کے علاوہ زندگی عناد، فساد، سرکشی بغاوت ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیے جو وقت گزر گیا اس کی تلافی کرنی چاہیے دنیا کا وہ چند روز کے لئے اپنے محبوب کو مناؤ عمر بھر کے لئے۔۔۔۔۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین (بمقام ڈسکہ 1997ء)

ماہ جمادی الثانی میں

دنیا بھر کی طرح محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد کے زیر اہتمام

خلیفہ اول جانشین مصطفیٰ

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے مختلف مقامات پر

محافل کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن، نعت

رسول کریم ﷺ کے بعد ختم خواجگان اور

جید علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔

سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

از: ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری صاحب

ایک انگریز مورخ کا قول ہے۔ کہ ایک ہستی ایسی ہے جو ہمارے ہندوستان پر حکمرانی کر رہی ہے۔ اور وہ ہستی ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے۔ جس کا مشاہدہ چشم دنیا صدیوں سے کرتی آرہی ہے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر سمر عقیدت جھکانے والوں میں مسلم، غیر مسلم، سکھ اور ہندو سبھی شامل ہیں۔ یہ مقام ارفع آپ کو محبت، الفت، رواداری، مساوات، حلم، صبر و رضا اور عزم اور استقلال کے بدلے میں ملا ہے۔ جس کا مظاہرہ آپ نے اپنی پوری زندگی میں کیا۔ آپ کی تبلیغ و اشاعت اور انسانیت سے پیار اور محبت کی بدولت اسلام کی خوشبو چاروں جانب پھیل گئی۔ معاشرتی جو رجحان، سماجی تشدد، نفرت، انتقام اور مصائب و آلام کے مارے لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ اور امن و آشتی، محبت، سعادت، مساوات اور رواداری کے فجر سایہ دار کے نیچے آ گئے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا جو عظیم پاک و ہند کی سر زمین پر حق و صداقت کے آفتاب کی مانند ہے۔ جس کی منیاء پاشیوں سے اکثاف عالم میں اجالا ہوا اور جن کا فیض آج بھی اس طرح جاری و ساری ہے۔ جیسا آپ کی حیات طیبہ میں سب کو ملتا تھا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 836ھ بمطابق 1141ء میں افغانستان کے علاقہ سیتان کے شہر چشت میں ہوئی۔ آپ حسینی سید تھے۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد گرامی کا نام سید غیاث الدین حسن ہے۔ جو خود بھی نہایت نیک، پارسا اور صالح انسان تھے۔ ان کے وصال کے بعد آپ ایران کے علاقے سخر میں آ گئے جہاں آپ کی پرورش ہوئی۔ آپ کے والدین کا وصال اس وقت ہو گیا۔ جب آپ پندرہ برس کے نو جوان تھے۔ آپ دور طفلی ہی سے اپنے خالق حقیقی



سے لو لگائے رکھتے تھے۔ دنیاوی کھیل کود میں وقت ضائع کرنے کی بجائے آپ نماز اور عبادت الہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کی گزراوقات ایک چھوٹی سی چکی اور باغ سے ہوتی تھی۔ جو آپ کو روٹے میں ملا تھا۔ ایک روز آپ اپنے باغیچے کی دیکھ بھال میں مصروف تھے۔ کہ ایک صوفی بزرگ حضرت شیخ ابراہیم قدوسی ادھر تشریف لائے۔ جوں سال معین الدین نے ان کی خدمت میں پھل پیش کئے۔ تاکہ متبادل فرمائیں۔ انہوں نے خوش ہو کر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا۔ جسے کھا کر آپ کے قلب و روح روشن ہو گئے۔ اور آپ نے تجلیات و انوار کی بارش کا نظارہ کیا۔ ان کیفیات سے فیض پا کر آپ نے اپنی جائیداد کو چھوڑا اور تمام مال و متاع غرباء میں تقسیم کر کے دنیا کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ تاکہ معرفت و حقیقت کی دنیا میں غوطہ زنی کر سکیں۔ سب سے پہلے آپ بخارا پہنچے اور حضرت شیخ المشائخ خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔

شمر قداد بخارا اس دور میں علوم اسلامی کے بہترین مراکز تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دور کے بہترین علماء اور اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے تمام بڑے بڑے مدارس اور علمی مراکز کا دورہ کیا۔ اور اپنی دینی اور روحانی تعلیم کا سلسلہ مکمل کیا۔ آپ اپنے مرشد کامل حضرت شیخ خواجہ عثمان ہارونی کی رفاقت میں شرق اوسط کے ممالک کا دورہ کرتے ہوئے حرمین شریفین کی زیارت کے لئے پہنچے۔ اس عظیم روحانی سفر کے دوران آپ بغداد شریف میں غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور اکتساب فیض کیا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کامل حضرت عثمان ہارونی نے 582ھ 1186ء میں ان کو اپنا روحانی جانشین مقرر فرمایا۔

583ھ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ رضہ رسول ﷺ کی زیارت اور حاضری کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے (رویا صالحہ کے ذریعہ) آپ کو ہندوستان کے شہر اجیر میں جا کر فریضہ تبلیغ کا حکم صادر فرمایا۔ روایات میں آتا ہے۔ کہ آپ کو بارگاہ رسالت سے حکم ملا کہ اے معین الدین! تم

میرے دین کے مددگار ہو۔ میں تمہیں ملک ہندوستان جانے کا حکم دیتا ہوں۔ جہاں باطل کے اندھیروں کا راج ہے۔ اور کفر و شرک کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ تم اجیر جاؤ اور وہاں اسلام کا نور پھیلاؤ۔

یہ حکم سن کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے مگر حیران بھی۔ کہ یہ اجیر شہر کہاں ہے؟ کیونکہ وہ دور میڈیا یا ابلاغ عامہ کا دور نہ تھا۔ لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ اور دور دراز کے علاقوں یا ملکوں میں کوئی آسان رابطہ بھی نہ تھا۔ اسی اثناء میں ان کی آنکھ لگ گئی۔ سرور دو عالم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور ان کو اجیر کا شہر، قلعہ اور اس کا محل وقوع دکھایا۔ پھر ان کو ایک اتار عطا کیا جو جنت کے پھلوں میں سے ایک تھا۔ یہ حکم پا کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فوری طور پر اجیر کے لئے روانہ ہو گئے۔

مدینہ منورہ سے اجیر شریف کو جاتے ہوئے راستے میں لاہور پہنچے تو کئی ماہ تک مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے احاطہ میں معکف رہے اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔ یہیں آپ نے وہ مشہور زمانہ شعر کہا۔ جواب بھی زبان زد عام ہے۔

سبح بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کلاماں را راہنما

لاہور سے براستہ دہلی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجیر پہنچے۔ آپ کے ہمراہ چالیس درویشوں کا کارواں بھی تھا۔ جو نگاہ خواجہ سے فیض پا کر خود بھی ولایت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے تھے۔ اجیر کا حکمران پرتھوی راج آپ کی آمد سے پریشان تھا۔ کیونکہ اس کی والدہ نے اسے بتا رکھا تھا۔ کہ ایک صوفی بزرگ آکر اس کی سلطنت کو ختم کر دے گا۔ اجیر پہنچ کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت نے ایک میدان میں درختوں کے نیچے ڈیرہ جمایا تو راجا کے ساربانوں نے آکر منع کیا کہ یہاں تو راجا کے اونٹ بیٹھے ہیں۔ آپ مجبوراً اٹھے اور فرمایا کہ اچھا راجا کے اونٹ بیٹھے ہیں تو وہیں بیٹھے رہیں گے۔ اور آپ نے کچھ آگے جا کر قیام کیا۔ شام کو



اونٹ چراگاہ سے واپس آئے تو ایسے بیٹھے کہ وہیں جم گئے۔ راجا کے افسروں نے اسے صورت حال بتائی تو اس نے کہا کہ اسی درویش کے پاس جا کر عرض کرو۔ چنانچہ ان کی درخواست پر آپ نے کہا اچھا جاؤ اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔

پورا راجستھان ہندوؤں کے مندروں کے لئے مشہور تھا۔ جہاں دور دور سے پجاری اور زائرین آتے تھے۔ راجا کا اپنا مندر بھی بہت بڑا تھا۔ جہاں کا پردہت سادہ و سادہ تھا۔ وہ تمام پجاریوں کا سردار تھا۔ راجا کے کہنے پر وہ خود اور دیگر تمام بڑے پجاری بھی جمع ہوئے اور روحانی طور پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آئے۔ مگر آپ کے ایک ہی اشارہ سے سب تڑپ اٹھے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہ والی ہند خواجہ ہندالوی غریب نواز لچال رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی فتح تھی۔ جس نے برصغیر میں اسلام کی روشنی پھیلنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد 6 رجب 627ھ بمطابق 21 مئی 929ء ہجیر کی شب وصال فرمایا۔ آپ کے جبین اقدس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ یہ اللہ کے حبیب ہیں اور اللہ کی محبت میں فوت ہوئے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ سے فیض پانے والوں میں امیر و غریب، حکمران و عوام، مسلم و غیر مسلم سبھی شامل ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک مریض خلافت ہے۔ عرس کے موقع پر لاکھوں زائرین حاضر ہوتے ہیں۔

آپ کا حسن اخلاق، حلم، بردباری، صبر، انسانیت سے محبت، مساوات اور سب سے شفقت کا برتاؤ ہی آپ کا ہتھیار تھا۔ تیر و تنگ یا شمشیر و سناں کے زور پر آپ نے تبلیغی کام نہیں کیا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام محبت اور امن کے زور سے پھیلانہ کہ بزور شمشیر۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب دل، متحمل مزاج، بردبار، حلیم، وسیع الشرب اور نہایت غمگسار انسان تھے۔ آپ جذبہ انسانیت و الفت کے پیاہر تھے۔

نفرت، عدم برداشت، ظلم و جبر اور غصہ کے جذبات سے آپ کو نفرت تھی۔ آپ کا مشن محبت اور رواداری پر استوار تھا۔ اور خدمت خلق آپ کا شعار تھا۔ آپ کی تربیت کا نچوڑ یہ تھا۔ کہ اپنے اندر دریا کی فیاضی، سورج جیسی گرم جوشی، اور زمین جیسی مہمان نوازی پیدا کرو۔ آپ نے تصنیف و تالیف کا کام بھی سرانجام دیا۔ مگر صرف ایک کتاب ”انیس الارواح“ ہم تک دستیاب ہوئی ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات آج بھی ہمارے لیے ینارہ نور ہیں۔ چند ایک تعلیم قارئین کرام کے ذوق مطالعہ اور عمل پیرا ہونے کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

☆ سالک کے لئے لازمی ہے۔ کہ کم کھائے تاکہ روزہ رکھ سکے، کم سوئے تاکہ عبادت کر سکے، کم بولے تاکہ زیادہ دعائیں اور مناجات کر سکے۔

☆ پہلے خوف پھر امید اور پھر محبت کا مقام آتا ہے۔ خوف کا مطلب ہے۔ گناہوں سے بچنا تاکہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہا جاسکے۔ امید کا مطلب ہے زیادہ عبادت کرنا تاکہ جنت کا حصول ممکن ہو۔ اور غور و فکر اور مجاہدہ کرے تاکہ رضائے الہی حاصل کر سکے۔

☆ صالح آدمی کی محبت نیک کام کرنے سے بہتر ہے۔ جبکہ بُرے آدمی کی محبت برے کام کرنے سے بدتر ہے۔

☆ مفلوک الحال اور مظلوم کی بات سنو۔ اس سے ہمدردی کا اظہار کرو۔ ان کے لئے دعا کرو۔ اور ان کو تحفے دو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کسی کی غمگساری اور ہمدردی کرنا اللہ کی عبادت کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ صورت ہے۔

☆ درویش کے لئے دس چیزیں ضروری ہیں۔ حق کی تلاش، مرشد کی تلاش، سب کے لئے احترام، اللہ کی اطاعت، سب سے پیارا تقویٰ، استقامت، کم کھانا اور کم سونا، نماز اور روزہ، ترک نفس اور ثابت قدمی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور آپ کے فیوض و برکات کی باران رحمت سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)



## اقوال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

از: مونی غلام رسول نقشبندی مہدی صاحب

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی سلسلہ کے عظیم سالار ہیں۔ آپ کا وصال 15 رجب المرجب کو 148ھ مدینہ طیبہ میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں یوں لکھتے ہیں۔ ”آپ کی یہ ادا العزم شان تھی کہ آپ نے نسبتِ عالیہ نقشبندیہ اور نسبتِ عالیہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ دونوں کو احسن طریقے سے سنبھالا ہوا تھا اور جو کسی نسبت کی خواہش کرتا آپ اس کو اسی نسبت میں بیعت فرماتے۔ آپ کی شان کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی ادا العزم ہستیاں آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپ سادات اہل بیت میں سے تھے۔ آپ کی امامت و سادت پر سب کا اتفاق ہے۔ آپ زہد و تقویٰ میں کامل تھے۔ آپ پہلے مدینہ منورہ میں لوگوں کو اپنے فیوض و برکات سے مستفیض فرماتے رہے۔ بعد میں عراق میں تشریف لے گئے اور وہاں مدت تک قیام فرمایا۔ آپ کے اقوال مبارک قارئین کے لیے درج کیے جا رہے ہیں۔ مطالعہ فرمائیں اور عمل کر کے سُر خروئی حاصل کریں۔

1- چار چیزیں اختیار کرنے میں عار نہ چاہیے۔ اپنے والد گرامی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جانا۔ اپنے مہمان کی خدمت کرتا۔ اپنے چوپایہ کی خبر لینا۔ خواہ اس کے سوغلام ہوں۔ اپنے استاد محترم کی خدمت کرتا۔

2- تین خصلتوں سے نیکی کامل ہو جاتی ہے۔ اسے جلدی کرتا۔ اسے چھوٹا سمجھتا، اسے چھپاتا۔

3- جب دنیا کسی انسان کے پاس آتی ہے اسے غیروں کی خوبیاں دے دیتی ہے۔ اور جب اس سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

4- جب تجھے اپنے بھائی سے ایسی چیز پہنچے جو تو نا پسند کرتا ہے تو اس کے ایک عذر سے ستر

عذر تلاش کر۔ اگر تجھے اس کے لئے کوئی عذر نہ ملے۔ تو یوں کہہ کہ شاید اس کے لئے کوئی عذر ہوگا جو مجھے معلوم نہیں۔

5- جب تم کسی مسلمان سے کوئی کلمہ سنو تو اسے اچھے سے اچھے نکالو۔ یہاں تک اچھائی نظر آئے کہ اگر تمہیں کوئی نہ ملے تو اپنے آپ کو ملو۔

6- جب گناہ کرو تو معافی مانگ لیا کرو۔ کیونکہ گناہ مردوں کے گلوں میں اس کی پیدائش سے پہلے ڈالے گئے ہیں۔ اور ان پر اصرار کرنا کمال درجہ کی ہلاکت ہے۔

7- جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے۔ اسے طلب مغفرت زیادہ کرنی چاہیے۔

8- جو شخص اپنے مالوں میں سے کسی مال پر ناز کرے۔ اور اس مال کا بقاء چاہے۔ اسے یوں کہنا چاہیے۔ ماشاء اللہ لا توفۃ الا باللہ۔

9- اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف یہ حکم بھیجا۔ کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیرا خادم بنے تو اسے تکلیف دے۔

10- علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں۔ جب تک کہ بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جائیں۔

11- جس نے اللہ کو پہچانا اس نے ماسواہ سے منہ پھیر لیا۔

12- عبادتِ توبہ کے سوا درست نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا۔

## مکمل گنبد خضریٰ ملین کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر

کنز العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: محمد عدیل یوسف مدنی (خلیب جامع مسجد محی الدین سدھار)، محمد عمران نقشبندی (سام آئرس) غلام رسول نقشبندی شریقی (ایم عارف فیہر کس)، محمد عادل صدیقی، محمد عارف امین مدنی



## معراج شریف سے متعلقہ فقط چند سنہری متفرقات

بے ربطی سی ستور برائے نہایت فیض رساں مجلہ ”مجلہ محی الدین فیصل آباد“ کے لئے  
حسب ارشاد: حضرت مولانا حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ و قدسیہ  
از: علامہ پروفیسر محمد عبدالحق توکلی نقشبندی  
معصنف:۔۔ کتب کثیرہ

باغ عالم میں باد بہاری چلی  
یہ سواری سوئے ذات باری چلی  
سرور انبیاء ﷺ کی سواری چلی ﷺ  
اب رحمت اٹھا معراج کی رات ہے  
فرش (زمین) سے ذات تک کا سفر صرف سراج منیراں ﷺ ہی نے کیا۔  
بلغ العلیٰ بکمالہ (شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت سعدی عالم قدس کی باتیں  
Catch کرتے ہیں۔

- 1- سید المرسلین ﷺ اس تیزی سے گئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حیران تھے۔ اُن کی عقل  
، قیاس اور نبوت کی دوڑ ختم ہو رہی تھی۔ کوئی اسماء اور کوئی صفات الہی میں رہے۔ ذات باریکات  
رب العزت تک صرف جناب رسالت مآب ﷺ پہنچے۔
- 2- آیہ شریفہ فاوحی الی عبدہ ما ووحی کے بارے میں بے شمار اقوال و روایات  
ہے۔ ان میں سے یہ بھی ہے۔ جب سید الکونین فخر دو عالم نور مجسم، رحمت دو عالم علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان (شب معراج) اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت  
رکھا۔ تو آسمانوں اور زمینوں کی تمام پوشیدہ چیزیں آنحضور بے مثل حبیب ﷺ کی نظر مبارک میں  
کھل گئی (آگاہی ہو گئی) تو رسول عظیم ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ ”مجھ سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا“ ملاء  
اعلیٰ کے فرشتے اور عالم بالا کے رہنے والے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ میں نے کہا کفارات،  
منجیات، درجات، مہلکات کے بارے میں“ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اے میرے بندے تم  
نے سچ کہا“ بعد ازاں اللہ نے فرشتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے فرشتو! اب تم کو ایک

شخص میرا محبوب ﷺ مشکلیں حل کرنے والا مل گیا ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی مشکل پوچھ لے۔  
اسرائیل علیہ السلام کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ فلاں: وہ اعمال جو گناہوں کو دور  
کرنے کا موجب ہو وہ یہ ہیں۔

- 1- سردی، سختی، اور تکلیف کے وقت وضو کامل کرنا۔
  - 2- جماعت نماز میں پیادہ چل کر شریک ہونا۔
  - 3- ہر نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تو نے سچ کہا“۔

میکائیل علیہ السلام کے پوچھنے پر فرمایا۔ درجات جو کام کرنے سے بندے کے  
رجے بلند ہوں۔ وہ یہ ہیں۔

- 1- کھانا کھانا
  - 2- بلند آواز سے السلام علیک کا کہنا۔
  - 3- رات میں جب کہ لوگ سوتے ہوں نمازیں پڑھنا۔ (نفلی)
- جبرئیل علیہ السلام کے پوچھنے پر فرمایا۔ منجیات وہ اعمال جن کے باعث بندہ  
عذاب الہی سے رستگاری حاصل کرے۔ وہ یہ ہیں۔

- 1- ظاہر و پوشیدہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔
  - 2- تنگ دستی اور مال داری میں درمیانہ چال رکھنا۔
  - 3- خوشی اور غصہ میں حالت اعتدال پر رہنا۔
- عزرائیل علیہ السلام نے مہلکات کے بارے میں پوچھا۔  
وہ کام جو بندے کو ہلاک کرنے والے ہوں۔
- 1- بخیل جس کی فرمانبرداری کی جائے۔
  - 2- خواہشات نفس کی پیروی کرنا۔



3- اپنے آپ کو ہر طرح سے اچھا سمجھنا۔

ان چار مسئلوں کے بارے میں فرشتے چار ہزار سال سے بحث کر رہے تھے۔ اور ان کا جواب نہیں جانتے۔ کم ترین پر تقصیر نے مفہوم اور خلاصہ عرض کیا ہے۔ ان پر ہمیں بھی عمل کرنا چاہیے۔

راقم بے علم نے اپنے پیشوا و خواجه محبوب عالم ہاشمی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم خواجہ خواجگان محمد توکل شاہ مست ابنالوی کی کتاب ”اسراء جمیل الی رب جلیل“ سے مدد لی ہے۔ نقل کیا ہے۔

4-

### چلو چلو غمیریاں شریف چلو دربار فیضیہ مبارکی بہار لوٹے چلو

عرس مبارک کی پُر نور تقریب سعید میں شریک ہونے والے خوش بخت دوستوں سے گزارشات۔ اپنے اپنے شہر کے وابستگان غمیریاں شریف کے احباب سے رابطہ فرما کر قافلے میں شمولیت اختیار فرمائیں۔  
محی الدین اسلامی یونیورسٹی غمیریاں شریف کے تمام کمرے مہمانوں کے قیام کے لئے مختص کر دیے جاتے ہیں۔ قافلے کی صورت یا انفرادی شریک ہونے والی سنگی یونیورسٹی کے وسیع و عریض محن میں لنگر شریف تناول فرمائیں۔ اپنے ہمراہ گرم چادریں ضرور رکھیں۔ باجماعت ادا فرمائیں۔  
عرس کی تقریبات جس میں حسن قرأت، حسن نعت، ختم خواجگان اور تربیتی دروس میں ضرور شرکت کریں۔ تاکہ تزکیہ نفس نصیب ہو۔

خواتین کے لئے باپردہ جوان نظام ہے وہی قیام فرمائیں۔

☆ راستے میں بیٹھنے سے گریز کریں۔ ☆ با وضو ہیں۔ ☆ اسٹیج پر علماء کرام کے لئے جگہ مختص ہوتی ہے۔ تمام پیر بھائی پنڈال میں تشریف رکھیں۔ ☆ دربار فیضیہ ہا راحضری کے وقت دیگر دوستوں کا بھی خیال رکھیں۔ ☆ حضور مرشد کریم سے ملاقات کے وقت ادب کا دامن تمام کر رکھیے۔ با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب۔

### ”مفتاح الكنز“ پر تاثرات

از: شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد رفیع عطائی صاحب

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا عیالہم الصلوٰۃ والسلام۔ جنہوں نے ان کے ظاہر و باطن کو ہر طرح کی آلودگیوں سے پاک فرمایا۔

سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دی اور ان کے ظاہر اور باطن کو پاک فرمایا۔

آپ ﷺ کے وصال فرمانے کے بعد صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین لوگوں کی اصلاح فرماتے رہے۔

اسلام کی اشاعت، دین کی تبلیغ، شخصیت کی تعمیر اور کردار کی تشکیل میں اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ٹھوس کردار ادا کیا ہے کر رہے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تاقیامت کرتے رہیں گے۔

شریعت اور طریقت کے جامع، علماء اور صلحاء کے شیخ مبلغ اسلام حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب سہظلہ العالی بھی اسی نوری سلسلہ میں داخل ہیں اور کئی طریقوں سے دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تادیر آپ کا سایہ رحمت امت مسلمہ کو نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

پیر صاحب قبلہ کے فیض یافتہ مخدوم و محترم خلیفہ محمد انیس صدیقی صاحب زید مجدہ نے ”مفتاح الكنز“ کے نام سے پیر صاحب قبلہ کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ بزرگان سلسلہ سے عقیدت و محبت میں اضافہ ہو۔ پیر صاحب قبلہ کے نقش و قدم پر چلنے کی توفیق حاصل ہو۔ اور کوشش، کوشش، مزید کوشش جاری رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی زید شرفہ کے وسیلہ سے بندہ کو ان ملفوظات کے



سالمہ کی سعادت حاصل ہوئی دل کے اطمینان و سکون میں اضافہ ہوا اللہ والوں کے ارشادات دل سے نکلتے ہیں اور دل پر اثر کرتے ہیں۔

بندہ نے مطالعہ کے بعد محسوس کیا کہ یہ ملفوظات، ایمان، شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت، قرب و وصال اور حضوری والے خزانہ کی چابی ہیں۔ لہذا اس مجموعہ کا نام ”مفتاح الكنز“ بڑا مناسب ہے۔

قرآن کی فضیلت کے حوالہ سے ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ ”جو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا چاہتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی قراءت کرے“ اس حدیث شریف سے فیض لے کر کہا جاسکتا ہے۔ کہ جو مدنی محبوب ﷺ سے کلام کرنا چاہتا ہو وہ آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ کو پڑھے، سمجھے اور ان پر عمل کی کوشش کرے۔

اور جو اللہ والوں سے کلام کرنا چاہتا ہو وہ اللہ والوں کے ملفوظات کا مطالعہ کرے۔ اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری ہو زیارت کا مشرف حاصل ہو۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ ان کی مجلس میں حاضر ہونے والا بد بخت نہیں رہتا نیک بخت ہو جاتا ہے۔ اپنے بخت کی اچھائی مقصود ہو تو اچھے بخت والوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیے۔

بیداری بخت از بخت بیداراں شود پیدا  
مرشد دا دیدار ہے باہو لکھ کردواں حجاں ہو  
یک زمانہ صحیحے با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ربا  
مخدوم سید شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات میں ہے فرمایا۔

اللہ والے کی مجلس میں حاضری ہو اور مرشد کامل کی نظر کرم نصیب ہو جائے دونوں جہاں کی نیک بختی ہے۔ جسے نظر کرم تو نصیب نہ ہو لیکن حاضری کی سعادت حاصل ہو وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ ادب نصیب فرمائے دونوں جہاں میں ادب والوں کے ساتھ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

رہے گا یونہی اُن کا چر چار ہے

## مبارکباد

ہم اپنے محبوب پیر و مرشد قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ چیئر مین ”نورثی وی“ سرتاج الاولیاء حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو انگلینڈ کی سرزمین پر ایک علمی، پر وقار، پر نور عظیم الشان میلاد النبی ﷺ کا جلسہ و جلوس تاریخی پروگرام کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

آسٹن پارک برمنگھم میں 19 اپریل 2015ء بروز اتوار جلسہ گاہ کو نہایت پر وقار انداز میں سجایا گیا تھا۔ اسٹیج پر علماء مشائخ کیلئے اہتمام تھا۔ اور حاضرین کیلئے وسیع و عریض پنڈال سجایا گیا تھا۔

اپنے نبی ﷺ کے دیوانے عشق رسول ﷺ سے سرشار مطمئن چہرے، یار رسول اللہ ﷺ کے پر کیف صداؤں میں منظم انداز میں جلوس جس میں خواتین، بچے، بوڑھے، جوان ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ یورپ کی تاریخ کا سب سے بڑا میلاد النبی ﷺ کا یہ جلوس و جلسہ دیکھ کر اپنے بیگانے رشک کر رہے تھے۔ یہ دیدنی منظر نورثی وی پر براہ راست دکھایا جا رہا تھا۔ ناظرین دل و روح کے ساتھ اپنے مرشد کریم کی قیادت میں خود کو محفل میلاد میں شامل کیے ہوئے تھے۔ مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ نے علمائے مشائخ کے جھرمٹ میں اُمت مسلمہ کو یہ پیغام دیا۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا قانون بننے تک غلامانِ رسول چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ اور جگہ جگہ ذکر رسول ﷺ کی محافل سجا کر ہم عظمت رسول ﷺ کی پاسبانی کا اعزاز حاصل کریں گے۔



## سیب کے فائدے

از: ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ صاحب

کہا جاتا ہے کہ ایک سیب روزانہ کھائیں اور ڈاکٹر سے دور رہیں۔

سیب اپنی بھرپور فادیت اور صحت بخش غذائیت کے باعث قدیم دور سے ہی انسانوں کے زبردست استعمال رہا ہے۔ بچے، بوڑھے، بیمار اور صحت مندا سے بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ یہ ایک زود ہضم اور بے حد مفید پھل ہے۔

ایک ریلے، میٹھے اور پکے ہوئے سیب میں 80 فیصد پانی شامل ہوتا ہے۔ ماہرین غذائیت کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ایک عدد سیب میں فاسفورس کی اتنی مقدار ہوتی ہے جو انسانی جسم کی ضرورت کو فی الفور پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سیب کے چھلکوں میں حیاتین "سی" کا خزانہ ہوتا ہے۔ جو انسان کی جوان عمری قائم رکھنے کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

سیب میں وٹامن اے کی مقدار سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ وٹامن اے بینائی کے لئے بہت ضروری ہے اس کی کمی گردوں میں پتھری بننے کا سبب بن سکتی ہے۔ کیل، چھائیاں، سر میں خشکی، بالوں کا گرنا، اسی وٹامن کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ وٹامن بی، تھامین، رابوفلاوین اور نایاسین کی موجودگی بھی سیب کو دیگر پھلوں میں ممتاز کرتی ہے۔ نشاستہ، فولاد، پروٹین جسم کی قوت عطا کرتے ہیں۔ سیب میں 0.3 ملی گرام فولاد پایا جاتا ہے۔ جو خون کے سرخ خلیات کی کمی پوری کرتا ہے۔ کیلوریز پر مشتمل یہ پھل بعض ایسے معدنی نمکیات کا خزانہ بھی ہے۔ جو جسم کے غلیاتی نظام کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پھل میں ریٹھ پیکٹین موجود ہے جس کے سبب نظام ہضم میں بہتری آتی ہے۔

سیب کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس میں فلیوٹائڈز سب سے زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ہالینڈ میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق ہمیں 70 فیصد فلیوٹائڈز سیب سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ فلیوٹائڈز خون کے سرخ خلیات کو ایک دوسرے سے چپک کر ان کے گھولیاں بننے

کے عمل کو روک دیتے ہیں۔ یوں یہ ایسے معجز عمل تکسید میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں شریانیں سکڑاؤ سے محفوظ رہتی ہے۔ انٹریٹل ہیلتھ سروس کے جریدے میں شائع کی گئی رپورٹ میں سیب کو پھلوں کا بادشاہ قرار دیا گیا جو جسم کو مہک امراض کے خلاف مضبوط ڈھال فراہم کرتا ہے۔

میٹھے پھل عموماً دانتوں کی صحت کے لئے نقصان دہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہی مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ ہر قسم کی غذا کھانے کے بعد دانتوں کی صفائی ضروری ہے۔ تاہم حالیہ تحقیق سے ثابت ہوا کہ سیب کے گودے میں ایسے جراثیم کش اجزاء پائے گئے ہیں۔ جو دانتوں کی بیماریوں کے خاتمے کا سبب بنتے ہیں۔ اور منہ میں پیدا ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ دانتوں کی چمک اور مسوڑھوں کی صحت میں سیب کے اجزاء اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

طبی اعتبار سے سیب کئی امراض میں مفید پایا جاتا ہے۔ یہ پھل مضمل، اداس اور تھکن کے شکار افراد کو تازہ دم کر سکتا ہے۔ ماہرین غذا سیب کو دماغی صحت کے حوالے سے بھی مفید قرار دیتے ہیں۔ سیب کی غذائیت کے حوالے سے ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ سیب میں ایسے تیزابی مادے پائے جاتے ہیں۔ جو جگر کے افعال میں بہتری پیدا کرتے ہیں۔ معمر افراد کے لئے سیب دوا کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ فاسفورس کی کثیر تعداد جوڑوں کی تکلیف سے نجات کا باعث بنتی ہے۔ اور ساتھ ہی سیب کے اجزاء خون میں جمع ہونے والے مضر مادوں کا خاتمہ کرنے میں شفا یافتہ قوت رکھتے ہیں۔ تاہم ترش ذائقہ سیب مریضوں کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتے۔ خشک کھانسی، بھوک کی کمی، دبلے پن کے لئے بھی سیب تجویز کیا جاتا ہے۔ تجربات کے بعد یہ احتیاط بھی سمجھی جاتی ہے۔ کہ سیب کے فوراً بعد پانی سے اجتناب برتنا ضروری ہے۔ کیونکہ معدے میں پانی کی موجودگی سے سیب نظام ہاضمہ پر بوجھ ثابت ہو سکتا ہے۔ جس سے پیٹ میں درد کی شکایت پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر سیب کو خالی پیٹ کھایا جائے تو بھی یہ پیٹ کی تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے سیب کھانے کا بہترین وقت صبح ناشتے کے ایک گھنٹے بعد یا دوپہر کے کھانے



کے بعد کا ہے۔ جبکہ سونے سے پہلے سب کھانا زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔

سیب کی خویوں کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ چند سال قبل امریکہ میں ماہرینِ خوراک کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں سب کو متفقہ طور پر پھلوں کا سردار قرار دیا گیا تھا۔ سب کا چھلکا اُتار کر نہیں کھانا چاہیے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اس پھل کے چھلکے کی موٹائی میں دوا منر کی ایک بڑی مقدار چھپی ہوئی ہے۔ جو کہ چھلکا اُتارنے پر عموماً ضائع ہو جاتی ہے۔

## زیر سرپرستی

سید عتیق رسول سراج الاولیاء عالمی مبلغ اسلام پیکر شفقت و محبت رومی ثانی  
حضرت مولانا محمد علی الدین صدیقی  
زیر نجات آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر چینرمین محی الدین فرسٹ اینڈ سنیٹل

# محکم دلائل و براہین

روزانہ مختلف گھروں میں منعقد ہوتی ہیں

آپ بھی شرکت فرمائیں

اپنے گھروں کو محفل ذکر سے منور کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں۔

جلال پور جٹاں میں **ماہنامہ محی الدین** کے حصول کیلئے

محمد راشد نعیم صدیقی

محلہ کشمیر نگر جلال پور جٹاں 0300-6273446

# نور علم سیمینار

برموقع عرس مبارک  
قدوة السالکین زبدة العارفين  
محرر العشق والیقین  
مولانا غلام اسد ید الدین محی  
معظم رحمۃ اللہ علیہ

معظم الحق معظمی صاحب  
معظم مذہبی سکالر پیر طریقت رہبر شریعت علامہ صاحبزادہ محمد

فقہ العصر مفتی ملت حضرت علامہ مفتی محمد اللہ نوری بصیر پور شریف	عالم جلیل فاضل نبیل حضرت علامہ طاہر تبسم جامعہ نظامیہ لاہور
حضرت علامہ صاحبزادہ کرل الطاف محمود نقشبندی سید اشرف	حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی جامعہ الدین مدنیہ فیصل آباد

بتاریخ  
6 مئی 2015  
بروز بدھ  
بعد از نماز مغرب



76 جون

ہفتہ-اتوار 2015ء

علاء محمد علی غزنوی

دربار فیضیہ دار ترمذیہ شریف  
تراط کھل، شہ فیضیہ  
آزاد کشمیر

پیشانی غزنوی

عمر مبارک

زیر صدارت

آئی ب علم و حکمت  
واقعہ و حقیقت

سرتاج الاولیاء، مرشد کرم  
علاء محمد علی والدین  
صلی اللہ علیہ وسلم

غرض مبارک کی  
دو روزہ ہر روز نو و نو ہفتہ میں  
عقائد کی پختگی  
اعمال کی درستگی  
سیت التوحید، قلوب کی تطہیر کے  
مہر اور لکھن میں پیش کیا جاتا  
اے لڑکے، لڑکیاں، صراطِ مستقیم  
شریکِ مہمِ محبت ہو جائیں  
سہارے میں تیرے لئے، بیانیہ صبر  
بصیرت کی نکل کر راجح کی  
منیروں کو طے کر سکتے ہیں  
آسانی ہو،  
کاشانہ مرشد پر حاضری آجیے  
دیکھو کہ وہ شیخ کامل ساقی  
شیرین عشق میں پودہ جمال  
رہتے ہوئے بھی روحانی فیض  
رسانی کے سلسلے میں لانا رہا ہے

چاندنی الدین سہارن پور  
بانو الدین سہارن پور  
نئی الدین انٹرنیشنل گرونگ کالج انکمپنڈ  
چیمپین، نئی الدین مرستہ انٹرنیشنل

زیر پبلیشہ آستانہ عالیہ ترمذیہ شریف آزاد کشمیر

0321-7611417  
03345-7796179  
0321-7840007  
0300-7881217  
0300-8664311  
0300-8662234

چیمپین ٹی وی  
خدا محمد علی الدین طرست انٹرنیشنل فیصل آباد

طالعہ